© rasailojaraid.com

بسوں میں بھر کر نہیں لایا گیا ہوتا۔ بلکہ تمام شرکاء اپنی جماعتی وابستگی' والہانہ عقیدت اور سچائی کے اظہار کے لئے خود ہی چلے آتے ہیں۔ جن کے جذبات' ریاکاری اور تصنع سے خالی ہوتے ہیں۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ کانفرنس میں شریک لاکھوں افراد جو بڑی نیک تمنائیں اور آرزوئیں لے کر حاضر ہوں ان کو بھی مایوس نہ کیا جائے۔ کانفرنس میں بہترین اور مثالی تقریروں کا اہتمام کیا جائے۔ جو مقررین تشریف لائیں انہیں پہلے سے دیئے گئے موضوع پر اپنی گفتگو کرنی چاہیے جو نہ صرف مثبت انداز میں ہو بلکہ کتاب و سنت کے دلائل سے بھی مزین ہو۔ جو کہ اہل حدیث کا طرہ امتیاز ہے۔ بے جا تنقید سے احتراز کیا جائے۔ ذاتی اور شخصی اختلاف کا قطعا تذکرہ نہ ہو۔ مسائل میں اختلافات کا تذکرہ و جادلھم بالتی ھی احسن کی عملی تصویر ہو۔ سیکورٹی کے انتظامات نہایت سخت ہوں۔ مگر تمام کارکنوں کو حسن اخلاق کی مکمل تلقین ہو۔ لوگوں کو گفتگو سننے کا بہترین ماحول فراہم کیا جائے۔ تاکہ آنے والے سامعین یہ محسوس کریں کہ اگر وہ دور دراز سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے آئے ہیں تو کچھ حاصل کر کے ہی جائیں۔ ہر اجلاس میں ایک درس ضرور ہو جو مختلف امور میں تربیتی پہلو کو نمایاں کرے۔ مثلا وضو' نماز' طہارت وغیرہ۔

اس بات کو بھی نظرانداز نہ کیا جائے کہ سٹیج پر ہمہ وقت ایسی شخصیت جلوہ افروز رہنی چاہیے جو علمی و عملی اعتبار سے قدآور ہو تاکہ سٹیج کا احترام برقرار رہ سکے۔

ہمیں امید ہے کہ عوام الناس بھی اس عظیم الشان کانفرنس میں جوق در جوق شریک ہوں گے اور اپنی حمیت اور جماعتی وابستگی کا اظہار کریں گے۔ اور کانفرنس کی کامیابی میں ہر ممکن تعاون فرمائیں گے۔ ہم اس موقع پر مرکزی اکابرین کے جراتمندانہ اقدام پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ خاص کر امیر مرکزیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اصلاح معاشرہ..... اور ہم

تحریر عمر فاروق مومن آباد

دنیا کے مختلف انسانوں نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق زندگی کے سدھار کے طریقے سوچے اور ان پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

کسی نے کہا کہ ساری خرابی کی جڑ یہ ہے کہ انسان کو پیٹ بھر کر کھانے کو نہیں ملتا۔ یہی زندگی کا سب سے بڑا روگ ہے۔ انہوں نے اسی مسئلہ کو اپنا مشن بنا لیا۔ اس کے نتیجے میں پاپ اور بڑھا پہلے لوگ کمزور تھے۔ اسی لحاظ سے پاپ بھی کمزور تھا۔ انہوں نے جب خون کے انجکشن دیئے اور قوت حیات بڑھائی تو ان کے پاپ بھی طاقتور ہو گئے۔ دل بدلا نہیں ضمیر بدلا نہیں۔ طاقت بڑھ گئی۔ فرق اتنا ہوا کہ پہلے پھٹے پرانے کپڑوں میں پاپ ہوتے تھے اب زرق برق لباسوں میں پاپ ہونے لگے۔

کسی نے تنظیم کو اصلاح کا ذریعہ سمجھا اور اپنی ساری قوتیں لوگوں کی تنظیم سازی پر خرچ کر دیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بگڑے ہوئے افراد ایک بگڑا ہوا مجموعہ بن گئے۔ جو کام اب تک غیر منظم طریقہ پر ہوتے تھے۔ اب منظم طریقہ پر ہونے لگے۔ اب سازش اور تنظیم کے ساتھ چوریاں ہونے لگیں۔ ہاتھوں میں کلاشنکوفیں آئیں۔ سربازار لوگوں کو لوٹا جانے لگا۔ کہیں بے قصور نوجوانوں کو اپنی چودراہٹ کے لئے بے دردی سے قتل کیا جانے لگا۔

لوگوں نے اخلاقی تربیت کو تو درست نہ کیا۔ جیسے برے بھلے لوگ تھے ان کو منظم کرنے ہی کو کام سمجھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بداخلاق کو طاقت حاصل ہو گئی۔ میں تو کہوں گا کہ ڈاکوؤں اور چوروں اور بد اخلاقوں کی تنظیم نہ ہوتی تو اچھا تھا۔

کسی نے کہا کہ وقت کا سب سے بڑا کام اور انسانیت کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ کلچر ایک ہو جائے۔ مگر کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہاں تہذیبیں نہیں ٹکراتی بلکہ ہوس ٹکراتی ہے۔ ہمارے بہت سے رہنما بغیر سوچے سمجھے کہنے لگتے ہیں کہ اگر تمام دنیا

© rasailojaraid.com